UNIVERSITY OF CAMBRIDGE INTERNATIONAL EXAMINATIONS
General Certificate of Education Ordinary Level

FIRST LANGUAGE URDU **3247/02**

Paper 2 Texts

Specimen paper for examination in 2007

1 hour 30 minutes

Additional Materials: Answer Booklet/Paper

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

If you have been given an Answer Booklet, follow the instructions on the front cover of the Booklet.
Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen

You must answer two questions, one from Section 1: Poetry and one from Section 2: Prose.
One answer must be a passage-based question and one must be an essay question.

At the end of the examination, fasten all your work securely together.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے

جواب لکھنے کی کاپی میں مہیا کی گئی جگہوں پر اپنا نام، سینٹر نمبر اور امیدوار کا نمبر لکھیں۔

صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کریں۔

جواب لکھنے کے لئے مہیا کی گئی علیحدہ کاپی پر اپنا جواب اردو میں تحریر کریں۔

اسٹیپل، پیپر کلپ، ہائی لائیٹر، گوند، کریکشن فلوئڈ مت استعمال کریں۔

لغت (ڈکشنری) استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

صرف دو سوالوں کے جواب لکھیں۔ ایک سوال حصہ اول شاعری سے کریں اور دوسرا سوال حصہ دوم نثر سے۔ ایک سوال اقتباس پر اور دوسرا سوال مضمون پر مبنی ہونا لازمی ہے۔

اس پرچے میں ہر سوال کے مارکس بریکٹ میں دیے گئے ہیں۔ [ ]

اگر آپ ایک سے زیادہ جوابی کاپیاں استعمال کریں تو انہیں مضبوطی سے ایک دوسرے سے منسلک کردیں۔

This document consists of **4** printed pages.

© UCLES 2006

UNIVERSITY *of* CAMBRIDGE
International Examinations

[Turn over

SECTION 1: POETRY

Question 1

سنی تم نے یہ جس جماعت کی حالت   تنزل کی بنیاد ہے یہ جماعت
بگڑتی ہیں قومیں اسی کی بدولت   ہوا اس کی ہے مفسد ملک و ملت
کیا سور و صیدا کو برباد اسی نے
بگاڑا دمشق اور بغداد اسی نے

جہاں ہے زمین پر نحوست، ہے ان کی   جدھر ہے زمانے میں نکبت، ہے ان کی
مصیبت کا پیغام، کثرت ہے ان کی   تباہی کا لشکر، جماعت ہے ان کی
وجود ان کا اصل البلیات ہے یاں
خدا کا غضب ان کی بہتات ہے یاں

سب ایسے تن آسان و بیکار و کاہل   تمدن کے حق میں ہیں زہر ہلاہل
نہیں ان سے کچھ نوع انسان کو حاصل   نہیں ان کی صحبت کہ ہے سم قاتل
یہ جب پھیلتے ہیں سمٹتی ہے دولت
یہ جوں جوں کہ بڑھتے ہیں گھٹتی ہے دولت

جہاں بڑھ گئی ان کی تعداد حد سے   ہوئی محسوب سب دام و دد سے
رہا اس کو بہرہ نہ حق کی مدد سے   وہ اب بچ نہیں سکتی نکبت کی زد سے
بچو ایسے قوموں کی پرچھائیوں سے
ڈرو ایسے چپ چاپ یغمائیوں سے

ا) مندرجہ بالا نظم کا عنوان اور شاعر کا نام لکھیں۔ [2]

ب) یہ نظم شاعر نے کس کے مشورے سے لکھی ہے۔ [1]

ج) نظم کے تیسرے بند کی تشریح کریں۔ [4]

د) مندرجہ ذیل الفاظ کو اس طرح جملے میں استعمال کریں کہ ان کا مطلب واضح ہو جائے۔
مفسد، نکبت، نحوست، بہرہ، یغمائی۔ [5]

ر) اس نظم کے پہلے بند میں سور و صیدا سے کیا مراد ہے اور وہ کیسے برباد ہوئے ؟ [5]

ح) "یہ نظم مسلمان قوم کی گزشتہ کئی صدیوں کی حالت و کیفیت کا ایک آئینہ ہے"۔ بحث کیجیے۔ [8]

Question 2

"اکبر الہ آبادی نے اپنی شاعری کے ذریعے مذہبی روایتوں اور معاشرتی قدروں کو زندہ رکھنے کی تلقین کی ہے"۔ ان کے اشعار کے حوالے سے بحث کیجیے۔

[25]

SECTION 2: PROSE

Question 3

پاکستانی کہانیاں

ایک مدت سے اس کی خواہش تھی کہ وہ ایک ایسا پتلا بنائے جسے کم از کم زیتاں دیکھ کر ضرور دنگ رہ جائے اور اس کی کاریگری کی تعریف کرے۔ اس کے ذہن میں جوانی کے دنوں سے ایسے بہت سے لوگوں کی شکلیں اور قامتیں محفوظ تھیں جن سے وہ کبھی نہ کبھی متاثر ہوا تھا۔ وہ چاہتا تھا دیکھے ہوئے ان بہت سے چہروں اور جسموں کو توڑ کر ان کے خمیر سے ایک نہایت موزوں قد و قامت اور چہرے مہرے والا آدمی بنائے جو ہر طرح سے مکمل اور جاندار ہو۔ اس نے اپنے ذہن میں اسے کئی بار مکمل کیا تھا مگر بار بار اس کی صورت اور ساخت اس کے ذہن سے اتر جاتی یا دھندلا جاتی۔ وہ اسے مکمل یکسوئی اور اطمینان سے بنانا چاہتا تھا لیکن اطمینان نصیب نہیں ہوتا تھا۔ اسے ہر گھڑی زیتاں کی طرف سے دھڑکا لگا رہتا تھا۔ کئی ایک بار اس نے کوشش بھی کی مگر پھر اسے ادھورا چھوڑ دیا۔ کبھی ایسا ہوتا کہ اسے اس وقت یاد آتا جب مٹی کم ہوتی یا اچھی نہ ہوتی اور کبھی اس وقت وہ رات گئے آسمان کے نیچے چارپائی پر لیٹ کر حقہ گڑگڑا رہا ہوتا مگر آج گھوڑے بیل بناتے بناتے اچانک اس کے دل میں درد کی سی ٹیس اٹھی اور اس نے اسے بنایا اور سوکھنے کے لیے دھوپ میں رکھ دیا۔

بیٹھے بیٹھے اس نے شربنہ کی سوکھی ہوئی بچی لیکر مروڑی اور بچا نکال کر کھانے لگا۔ اسے خیال آیا کہ کیوں نہ شربنہ کے سوکھنے یا ٹوٹ جانے سے پہلے دوسرا شربنہ اکٹھا بنا لے لیکن پھر وہ کسی انجانے خیال سے اداس ہو گیا۔ اسی لمحے زیتاں روٹی لے کر آ گئی۔ اس نے جیسے کسی طرح اطمینان کا سانس لیا پھر گھڑے سے پانی کا پیالہ بھرا اور منہ ہاتھ دھونے لگا۔ زیتاں نے اس کے سامنے بیٹھ کر دوپٹے کے پلو سے پنکھا کرتے اور نظر آنے والی مکھیاں اڑاتے ہوئے پھر بولی

"تمہارا کوئی نہیں ملا دکان والا پچھلے پیسے مانگ رہا تھا، تم کچھ توڑ رہے ہو کہ ------؟"

"نہیں" اس نے چھاچھ کا پیالہ خالی کر کے رکھتے ہوئے کہا "میں شام کو آ کر خود اس سے بات کروں گا۔ بھوری الال ایک اچھا جلم ہے کام چل جائے گا۔"

"میں تو کہتی ہوں زیتاں شربنہ کی ڈالیوں سے چھن چھن کر آنے والی دھوپ کو ہاتھ کی پشت پر روک کر بولی وہ پیر کو گھر آیا یا کرو درخت بوڑھا ہو گیا ہے اور لوگوں نے اس کی ٹہنیاں کاٹ کاٹ کر اسے اور بھی ننگ منگ کر دیا ہے۔"

"بڑا برکت والا ہے۔" اس نے کہا۔ "پتہ ہے تو بھلائی مانگنے والوں کو گھر تلاش کرنے میں دقت پیش آتی ہمارے گاؤں میں تو بس ایک شربنہ ہے۔"

وہ روٹی کھا چکا تو وہ برتن سمیٹنے لگی۔ اسے اچانک کچھ یاد آیا وہ بے قراری سے بولا

"زیتاں، میں نے آج ایک کمال کی چیز بنائی ہے۔"

"کیا؟"

"تم بتاؤ۔"

"مرتبان۔" وہ بولی "تم نے اچھا کیا جب بھی لسی مانگنے جاتی ہوں چودھرانی مرتبان کا ضرور پوچھتی ہے۔"

"وہ بھی بناؤں گا لیکن یہ ایک دوسری چیز ہے۔"

"اچھا اچھا۔" وہ ہنس پڑی "مجھے پتہ چل گیا، بھاؤں۔"

وہ بھی ہنس پڑا کہنے لگا "بھاؤں تو نہیں پر ایک لحاظ سے بھاؤ ہی سمجھو کیونکہ اس میں عقل تمیز نہیں ہے۔ میں نے آدمی بنایا ہے۔"

ا) مندرجہ بالا عبارت کس افسانے سے لی گئی ہے اور اس کے مصنف کا کیا نام ہے۔

[2]

ب) یہ افسانہ انسان کی تنہائی، بے بسی، قحط الرجال، معاشرے میں دم توڑتی ہوئی اخلاقی قدروں اور تلاشِ آدم کی داستان ہے۔ اپنی رائے کا اظہار افسانے کے حوالے سے کریں۔

[15]

ج) ادے کی مٹی سے آدمی بنانے کی خواہش دراصل بچے کا باپ بننے کی خواہش کا استعارہ ہے۔ بحث کیجیے۔

[8]

Question 4

"جاگیرداری اور سرمایہ داری کی طرح افسر شاہی نے بھی انسانی معاشرے میں طبقاتی نظام کو فروغ دیا ہے۔" اس بارے میں اشفاق احمد کے افسانے 'گاؤ' کے حوالے سے اپنی رائے کا اظہار کریں۔

[25]

[Turn over

Question 5

دستک نہ دو (الطاف فاطمہ)

یہ بھی ایک بہت سرد دن کا ہی واقعہ ہے۔ اُس دن صبح ہی سے سانگ اُس پر ناراض تھا۔ وہ دکان کے عقبی حصے میں بیٹھا ہوا چمڑا کاٹنے والی مشین پر کام کر رہا تھا۔ اور سانگ کے فضیحتے بھی خاموشی سے سن رہا تھا۔ ان دو ہفتوں میں اُس نے جو عرفِ عام میں صفدر یاسین کے نام سے مشہور تھا پھیری کے سلسلے میں سانگ کو ایک پیسہ بھی لا کر نہ دیا۔ پھر سانگ کو غصہ کیوں نہ آتا۔

"اس حرام خوری کے کیا معنی ہیں؟" وہ ایک چھوٹی اور نیچی سی چوکی پر گوتم بدھ کے اسٹائل میں آسن جمائے بیٹھا تھا۔ اُس کا پست قد فربہ جسم، ساٹن کے سیاہ چغے میں چھپا ہوا تھا، جس کے داہنی طرف ایک قدیم داستانِ عشق کڑھی ہوئی تھی۔ اور اس منظر میں بید مجنوں کے نیچے تینگ تائی اپنے ہم مکتب شان یو سے رخصت ہوتی دکھائی گئی تھی۔

سانگ کا موٹا اور سرخی مائل تھل تھلا جسم ہل رہا تھا۔ اس کا پیٹ لٹکے ہوئے سینے کے گوشت کے درمیان ایک مدور ٹیلے کی طرح نمایاں اور ابھرا ہوا تھا۔ سیدھی اور سیاہ مونچھیں کیکڑے کے ڈنکوں کی طرح ٹھوڑی کے دونوں طرف بے بسی سے لٹک رہی تھیں۔

سانگ کی ساری بک جھک کا مطلب یہی نکلتا تھا کہ وہ نکما اور کام چور ہے۔ بنگلوں پر جانے سے گھبراتا ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے جو اس کا سامان نہ خریدا جائے۔ "فضول باتوں سے فرصت نہیں۔"

(ا) سانگ صفدر یاسین کو نکما اور کام چور کیوں سمجھتا ہے اور ان دونوں کا آپس میں کیا تعلق ہے؟ اقتباس اور ناول کی روشنی میں تفصیلی جواب لکھیں۔ **[15]**

(ب) سانگ کے کردار پر روشنی ڈالیے۔ **[10]**

Question 6

ناول "دستک نہ دو" قاری کو زندگی کی بہت سی تلخ حقیقتوں سے روشناس کراتا ہے۔ ناول کے حوالے سے تفصیلی جواب لکھیں۔

[25]

Copyright Acknowledgements:

Question 1 © Salim Akhtar; *O Level Shaeeree Bama Taruf Tashreeh Farhang*; Sang-e-Mell Publications; 2002.
Question 3 © Intizar Hussain; *Pakistani Kahanian*; Sang-e-Meel Publications; 2000.
Question 5 © Altaf Fatima; *Dastak Na Do*; Feroz Sons.

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

University of Cambridge International Examinations is part of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.